قرآنی بیان

اللہ کے رنگ

(پارہ:01، سورۂ بقرہ:138)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

29 مئی 2026ء (بمطابق: 12 ذوالحج شریف، 1447ھ)
کے جمعۃ المبارک کا

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
29 مئی، 2026ء (بمطابق: 12 ذوالحج شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 01، سورۂ بقرہ: 138)

اللہ کے رنگ

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. اللہ پاک کا رنگ کسے کہتے ہیں...؟ صفحہ: 04
✿.. بندۂ مؤمن فرشتوں کی مَعیت میں صفحہ: 10
✿.. دِل پر اللہ کا رنگ چڑھانے کے طریقے صفحہ: 14
✿.. محبّتِ اِلٰہی بڑھانے کے 9 نسخے صفحہ: 17

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ لِّدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِّرَبِّکُمْ وَزَکَاۃٌ لِّاَعْمَالِکُمْ

ترجمہ: تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دُعاؤں کی حفاظت کرنے والا اور تمہارے ربّ کی رضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔[1]

بَرسے گی رحمتِ شہِ اَبرار بالیقیں
مِٹ جائے گا گناہوں کا کاجل، درود پڑھ

عشقِ نبی میں جھوم کے پڑھتے رہو مُدام
گرچہ کوئی کہے تجھے پاگل، درود پڑھ

دنیا کی اُلجھنوں سے ملے گی تجھے نجات
گر چاہیے نجات مسلسل، درود پڑھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

(پارہ:1، سورۂ بقرہ:138)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...القول البدیع، باب الثانی فی ثواب الصلاۃ...الخ، صفحہ:133۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اُوپر چڑھالیا اور اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چنبے کی بُوٹی

سلطانُ المشائخ حضرت سلطان باہُو رحمۃُ اللہِ علیہ کی بڑی مشہور رُباعی ہے:

اَلِف اللّٰه چَنْبِے دِی بُوٹی، میرے مَنْ وِچ مُرشِد لَائِیْ ھُو
نَفِی اَثْبات دَا پانی مِلِیْس، ہَرْ رَگّے ہَرْ جَائی ھُو
اَنْدر بُوٹی مُشْک مَچایا، جَاں پُھلَّاں تے آئی ھُو
جِیْوَے مُرشِد کامِل باھُو جَیں ایہہ بُوٹی لائی ھُو [1]

چنبے کی بُوٹی چنبیلی کے پودے کو کہتے ہیں، صُوفیا اور اَوْلیائے کرام اِشاروں کی زبان میں محبّتِ اِلٰہی کو چنبے کی بُوٹی کہتے ہیں، شیخ سلطان باہُو رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے دِل میں اللہ پاک کی محبّت کی بُوٹی میرے مرشِدِ کامِل نے لگا دی، اس پر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ کا پانی لگایا یعنی کثرت سے کلمہ طیبہ کے ذِکْر سے یہ بُوٹی پَھلی، پُھولی اور تن بدن میں پھیل گئی، اب حالت یہ ہے کہ چنبے کی بُوٹی (یعنی محبّتِ اِلٰہی) نے میرے باطِن کو مہکا دیا، میری جان اندر سے پُھولوں کا باغ بن گئی، اللہ پاک میرے مرشِد کو سلامت رکھے، جنہوں نے مجھ غریب پر ایسا کرم کر دیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دِل میں محبّتِ اِلٰہی کی بُوٹی لگ جانا اور اس کا یُوں اندر مشک مچا دینا ہی اِیمان و دِین کی اَصْل رُوح ہے۔

---

1 ...ابیات باھو کامل، صفحہ:108۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:138) | تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان : اللہ کا رنگ۔

ہمارے ہاں عُموماً کہتے ہیں نا؛ فُلاں پر فُلاں کا رنگ چڑھ گیا ❁ بیٹا غلط کاموں میں پڑ جائے تو کہتے ہیں: بُرے دوستوں کا رنگ چڑھ گیا ہے ❁ نیک نمازی بن جائے تو کہتے ہیں: اچھے دوستوں کا خُوب رنگ چڑھا ہے ❁ کچھ عادتیں بچے کی فطرت اور طبیعت کا حِصَّہ ہوں تو کہتے ہیں: گھٹی (دینے والے) کا رنگ چڑھ گیا ہے۔ مطلب یہ کہ عادات، طَور طریقے، کردار، اَخْلاق اور سوچوں میں جو تبدیلی آتی ہے، اسے ہمارے ہاں عموماً رنگ چڑھنا کہا جاتا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ٞ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:138) | تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان : ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا اور اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟

دوستوں کا رنگ اپنی جگہ، عزیز رشتے داروں کا رنگ اپنی جگہ، مُعَاشرے اور رَسْم ورواج کا رنگ اپنی جگہ مگر اللہ پاک کا رنگ اِن سب رنگوں سے خُوبصُورت بھی ہے، پیارا بھی ہے، سب رنگ فانی، سب رنگ عارِضی مگر اللہ پاک کا رنگ سب سے نِرالا، سب سے پیارا، سب اعلیٰ ہے۔

اللہ پاک کا رنگ کسے کہتے ہیں...؟

3 رنگ ہیں جو دِل پر چڑھتے ہیں: (1): اِیمان (2): تقویٰ (3): محبّتِ اِلٰہی۔ انہی 3 رنگوں کو صِبْغَةَ اللّٰه (یعنی اللہ پاک کا رنگ) کہا جاتا ہے۔[1] اب آیتِ کریمہ کا مطلب یہ

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:138، جلد:1، صفحہ:773۔

بنے گا کہ ایمان کا رنگ جس پر چڑھ جائے، وہ دُنیا بھر میں حَسِین تَرِین ہو جاتا ہے، پھر جب تقویٰ دِل میں اُتر تا ہے تو آدمی کو مزید حَسِین بنا دیتا ہے اور جب اللہ پاک کی محبّت سے دِل سرشار ہو جائے، تب تو آدمی نہایت اعلیٰ تَرِین مقامات پر پہنچ جاتا ہے۔

اَھلِ ایمان کا حُسْنِ ظاھِر و باطِن

روایت ہے: ایک مرتبہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم سفر میں تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی بڑی تعداد بھی ساتھ تھی، اس دوران ایک صحرا سے گزر ہوا، دُور دُور تک پانی کا نام و نشان نہیں تھا، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو شِدَّت کی پیاس لگ گئی، موت سروں پر منڈلانے لگی مگر فِکْر کی کیا بات تھی کہ مالِکِ کوثر نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم ساتھ تھے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

کسی کو حالات کیوں بتائیں، کسی کا اِحسان کیوں اُٹھائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دَو گے، تمہارے دَرْ سے ہی لَو لگی ہے

اب غیب جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے دُور ایک ریت کے ٹیلے کی طرف اِشارہ کیا اور فرمایا: اس ٹیلے کے پیچھے ایک غُلام ہے، سیاہ فام ہے، حبشی ہے، اُونٹنی پر سُوار ہے، اُس کے پاس پانی سے بھرے ہوئے مشکیزے ہیں، اُس غُلام کو اُونٹ سمیت میرے پاس لے آؤ!

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان دوڑے، ٹیلے کے پاس پہنچے، دیکھا: جیسا بتایا تھا، بالکل ویسا ہی غُلام موجود تھا، صحابۂ کرام نے اس غُلام کو ساتھ لیا اور قافلے میں واپس آ گئے۔ اب پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے اس غُلام سے ایک مشکیزہ لیا، رحمت بھرے ہاتھ اس

پر پھیرے اور مشکیزے کا منہ کھول کر فرمایا: آؤ! پیاسو...!! اپنی پیاس بجھالو...!!

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا	پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
ربّ ہے مُعطِی یہ ہیں قاسِم	رِزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

سُبحٰنَ اللہ! چھوٹا سا مشکیزہ تھا، سینکڑوں صحابہ تھے، سب نے اسی ایک مشکیزے سے خُوب سَیر ہو کر پانی پِیا، اپنے برتن بھی بھر لئے، ابھی مشکیزے میں پانی پہلے کی طرح موجود تھا۔ غُلام نے جب یہ معجزہ دیکھا تو دِل میں ہدایت کا نُور اُتر گیا۔ گویا محبّتِ اِلٰہی کی بُوٹی ان کے دِل میں لگ بھی گئی اور اس نے مشک بھی مچادیا۔

یہ حبشی غُلام محبّتِ رسول میں بے تاب ہو کر آگے بڑھے اور آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ چومنے لگے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اپنا مبارک نُورانی ہاتھ اس غُلام کے چہرے پر پھیر دیا۔

شُد سَپید آں زِنگی و زَادَة حَبَش
ہمچو بدر و رَوْزِ روشن شُد شَبَش

مفہوم: اُس سیاہ فام حبشی غُلام کا چہرہ فوراً ایسا سفید ہو گیا کہ گویا چودھویں کا چاند ہے اور اندھیری رات کو روشن کر رہا ہے۔

اب اُس غُلام نے کلمہ پڑھا اور صحابیٔ رسول بننے کی سعادت پالی۔ اب یہ پیارے آقا کے سچّے غُلام اپنے دُنیوی مالِک کے پاس پہنچے، مالِک نے پہچانا ہی نہیں، کہا: میں آپ کا وہی غُلام ہوں۔ مالِک نے کہا: وہ تو حبشی اور سیاہ فام تھا۔ تم گورے چٹے، بڑے حسین ہو۔ غلام نے سارا واقعہ بتایا اور کہا: میں نُور والے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھ چکا ہوں، اُن کی

غُلامی نے مجھے بدرِ منیر (چمکتا چاند) بنادیا ہے۔[1]

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا[2]

سُبْحٰنَ الله! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے اللہ کا رنگ...!!

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:138)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟

کبھی کبھی یہ رنگ ظاہِر میں بھی نظر آتا ہے، اگر بالفرض ظاہِر پر نظر نہ بھی آئے تو اَخْلاق، کردار، گفتار، عادات واَطوار اور باطِن کو تو لازِمی چمکاتا ہی چمکاتا ہے۔

بہترین ہم نشین کون...؟

ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں عرض کیا گیا:

یَا رَسُوْلَ اللهِ اَیُّ جُلَسَائِنَا خَیْرٌ؟

ترجمہ: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! بہترین ہم نشین کون ہے...؟

فرمایا:

مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ، وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ، وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ

ترجمہ: ❁ جس کا دیدار تمہیں اللہ پاک کی یاد دِلا دے ❁ جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کردے ❁ اور جس کا عَمَل تمہیں آخرت کی یاد دِلائے۔[3]

1 ...مثنوی معنوی، دفتر سوم، مشک آن غلام از غیب...الخ، صفحہ:379۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:245۔
3 ...مسند ابی یعلیٰ، مسند عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما، جلد:2، صفحہ:285، حدیث:2440۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہیں جن پر اللہ پاک کا رنگ (ایمان و تقویٰ اور محبّتِ اِلٰہی کا رنگ) چڑھ جاتا ہے، حُسْن دیکھیے کیسا آیا ہے ❁ اِن کا چہرہ گویا نُورِ اِلٰہی کا آئینہ ہے، جسے دیکھ کر اللہ پاک یاد آتا ہے ❁ اِن کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا، سونا، ہر ہر عَمَل ایسا حسین ہے کہ ہزاروں لاکھوں کی زندگیاں بدل کر نیکیوں پر لگا دیتا ہے اور ❁ اِن کی زبانِ پاک سے ہر وقت پھول ہی جھڑتے ہیں جو ہزاروں لوگوں کی اِصْلاح کا سامان کرتے اور دِلوں کو گلزار بناتے رہتے ہیں۔

اِیْمان والے کی نِرالی شان

پیارے اسلامی بھائیو! بندۂ مؤمن جس کے دِل میں اِیْمان گھر کر گیا ہو، اُس کی شان کیا ہوتی ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:68)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ ایمان والوں کا مدد گار ہے۔

❁ ایک مقام پر فرمایا:

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:139)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب آؤ گے۔

پتا چلا؛ جس پر اللہ پاک کا رنگ چڑھ جاتا ہے، اسے بلندیاں عطا کی جاتی ہیں۔

❁ مزید ارشاد ہوتا ہے:

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵۲﴾ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:152)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ مسلمانوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے۔

پتا چلا؛ جس پر اللہ پاک کا رنگ چڑھ جاتا ہے، اُس پر خاص فضل ہوتے ہیں۔

❁ سُورۂ نساء میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ (پارہ:5، سورۂ نساء:146)	ترجمۂ کنزالعرفان : اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا۔

یعنی جس پر اللہ پاک کا رنگ چڑھ جاتا ہے، اسے بڑا اَجْر عطا کیا جائے گا۔

❁ سورۂ اَنْفال میں ہے:

لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ (پارہ:9، سورۂ انفال:4)	ترجمۂ کنزالعرفان : ان کے لیے ان کے ربّ کے پاس درجات اور مغفرت اور عزّت والا رزق ہے۔

پتا چلا؛ جن پر اللہ پاک کا رنگ چڑھ جاتا ہے، انہیں اُونچے درجات بھی ملتے ہیں، بخشش ومغفرت بھی ملتی ہے اور جنّت میں عزّت والا رِزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔

❁ سُورۂ یُونس میں اِرْشاد ہوا:

حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ (پارہ:11، سورۂ یونس:103)	ترجمۂ کنزالعرفان : ہم پر اسی طرح حق ہے کہ ایمان والوں کو نجات دیں۔

یعنی اِیْمان جن کے دِل پر رنگ چڑھا دے، ان کا نجات پانا طے ہے کہ اللہ پاک نے اُن کی نجات اپنے ذِمّہ کرم پر لے لی ہے۔

اللہ پاک کا دیدار ملے گا

پیارے اسلامی بھائیو! جن کے دِل پر اللہ پاک کا رنگ چڑھ جاتا ہے، انہیں ایک بڑی

بلکہ سب سے بڑی فضیلت یہ بخشی جاتی ہے کہ انہیں روزِ قیامت اللہ پاک کا دِیدار اور ملاقات نصیب ہو جائے گی۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:223)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو اور اے حبیب! ایمان والوں کو بشارت دو۔

اے فِرشتو! یہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں

حضرت ابراہیم بن شَیْبان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دِن ہو گا، سب اگلے پچھلے رَبِّ قادِر و قیُّوم کے حُضُور حاضِر ہوں گے، اُس وقت فِرشتے مسلمانوں کے ایک گروہ کے پاس آئیں گے، اِرشاد فرمائیں گے: اے اللہ پاک کے دوستو! چلو ہمارے ساتھ۔ وہ اَوْلِیاءُ اللہ پوچھیں گے: کہاں جانا ہے؟ فِرشتے فرمائیں گے: اُس جنّت کی طرف جس کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے، تمہارے لیے بنائی گئی ہے۔ وہ اَوْلِیاءُ اللہ عرض کریں گے: ہم نے زِندگی جنّت کی طلب میں تو نہیں گزاری، جب وہ یہ کہیں گے تو اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: مَلَائِکَتِیْ اے میرے فرشتو! اُتْرُکُوْھُمْ انہیں چھوڑ دو...!! فَاِنَّھُمْ لَا یَرْضِیْھِمْ غَیْرَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِیْ بیشک یہ میرے دِیدار کے سِوا کسی چیز سے راضی نہیں ہوں گے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا نِرالی شانیں ہیں...!!

بندۂ مؤمن فرشتوں کی معیت میں

مسلم شریف کی حدیث ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

1 ...علمُ القلوب، باب حکم النیۃ فی الاعمال، الآیۃ الاولیٰ، صفحہ:166۔

اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ، اَوِ الْمَيِّتَ، فَقُوْلُوا خَيْرًا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ

ترجمہ: جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ! تو اچھی ہی بات مُنہ سے نکالا کرو کیونکہ فرشتے اس کے پاس موجود ہوتے ہیں، تم جو کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔[1]

اللہُ اکبر! اللہ پاک کا رنگ جس پر چڑھتا ہے، اس کی شان دیکھیے...!! یہ کسی غوث، قطب، اَبدال، بہت بڑے وَلِیُّ اللہ کی بات نہیں ہو رہی، چاہے کوئی عام سا بندہ ہے، بظاہِر کوئی امیر کبیر بھی نہیں ہے، بہت بڑا کوئی بزرگ بھی نہیں ہے، چاہے وہ شہر کے کنارے پر کپڑے کی جھونپڑی میں رہتا ہے لیکن اس کے دِل میں اِیْمان کا نُور موجود ہے، اُس کے دِل میں **محبّتِ اِلٰہی** کی بُوٹی نے مشک مچایا ہوا ہے، اِس نُورِ اِیْمان ہی کی بدولت اُس کی شان یہ ہو گئی ہے کہ فرشتے ہر وقت اُس کے پاس حاضِر ہیں، کوئی صبح کو آئے، یا شام کو، جس وقت بھی کوئی اُس کی عیادت کے لیے آرہا ہے، وہ جو کچھ بولتا ہے، دُعائیں کرتا ہے، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ خُوبصُورت رنگ ہے، اللہ کا رنگ...!! جب یہ دِل پر چڑھتا ہے تو آدمی کو عظمت و عروج کی اُن بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے کہ اتنی اُونچائی کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔

یہ اللہ و رسول سے محبّت کرتے ہیں

حضرت عبد اللہ ذُو الْبِجَادَیْنِ رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں۔ مُزَیْنَہ نامی قبیلے کے رہنے

---

1 ... مسلم، کتاب الجنائز، باب مایقال عند المریض والمیت، صفحہ:330، حدیث:919۔

والے تھے۔ آپ کو توفیق ملی، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے کرم والے ہاتھ پر کلمہ پڑھ لیا مگر ابھی ایمان کو چھپائے رکھنے کا حکم تھا، چنانچہ اپنا اِیمان چھپائے ہوئے گھر میں رہتے رہے۔ لیکن کہتے ہیں: محبّت چھپائے چھپتی نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا بھی یہی حال تھا، گھر میں اگرچہ سب مُشْرِک تھے مگر جب کبھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم یا اِسْلام و دِین کا تذکرہ ہوتا تو ان کی آنکھوں میں محبّت کی چمک آجاتی، دِل بے تاب ہو جاتا، ان کے چہرے سے صاف پتا چل جاتا تھا کہ عبد اللہ کے دِل میں کچھ ہے۔

جذباتِ محبّت چُھپ نہ سکے گو ضبط سے ہم نے کام لیا
اَشک آنکھوں میں اپنے بھر آئے جب تیرا کسی نے نام لیا

آخر گھر والوں کو پتا چل ہی گیا کہ حضرت عبد اللہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں، چنانچہ گھر والوں نے بہت سختیاں کیں، بعض روایات کے مطابق یہ اپنے ماموں کے ہاں رہتے تھے، ماموں نے بڑے نازوں سے پالا تھا مگر جب ان کے کلمہ پڑھنے کا عِلْم ہوا تو ماموں نے آج تک جو کچھ دیا تھا، سب واپس لے لیا، یہاں تک کہ تَن کے کپڑے بھی اُتروا لیے اور گھر سے نکال دیا۔

آپ کی اَمّی نے چپکے سے ایک چادر دِی تاکہ اپنا بدن چھپا سکیں۔ چنانچہ آپ نے چادر کے 2 حصّے کیے، ایک سے تہبند باندھ لیا، ایک اُوپَر اوڑھ لیا۔ اسی لیے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے آپ کو ذُو الْبِجَادَیْن (یعنی 2 چادروں والا) کا لقب عطا فرمایا۔

اب آپ تنہا تھے، بے گھر تھے، ننگے پاؤں، بھوکے پیاسے جنگلوں صحراؤں سے گزرتے

ہوئے بارگاہِ رسالت میں پہنچ گئے۔

دونوں جہاں تیری محبّت میں ہار کر
وہ جا رہا ہے کوئی شبِ غم گزار کر

پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں دیکھا تو چہرۂ پاک پر خوشی پھیل گئی، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے کرم کی بارش کرتے ہوئے فرمایا: اِلْتَزِمْنَا وَکُنْ مَعَنَا اے عبد اللہ! ہمارا دامن تھام لو اور ہمارے ساتھی بن جاؤ...!!

سُبْحٰنَ اللہ! ایک عاشق کو اس کے سِوا اَور کیا چاہیے...؟

پھر مجھے موت کا کوئی خطرہ نہ ہو موت کیا زندگی کی بھی پروا نہ ہو
کاش سرکار اک بار مجھ سے کہیں، اب تیرا مرنا جینا مدینے میں ہے

حضرت عبد اللہ ذُو الْبِجَادَیْن کے بڑے نصیب تھے، آپ اَصْحابِ صُفَّہ کے ساتھ رہتے، کبھی کبھی محبّتِ اِلٰہی غلبہ کرتی تو اُونچی اُونچی آواز میں ذِکْرُ اللہ شروع کر دیتے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے ایک بار انہیں یُوں ذِکْر کرتے دیکھ کر بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: اَمُرَاءٍ هُوَ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! کیا یہ دِکھلاوا ہے؟ فرمایا: فَاِنَّهُ اَحَدُ الْاَوَّابِیْنَ (یعنی اے عمر! یہ دِکھلاوا نہیں) بلکہ (عبد اللہ، اللہ و رسول کا فرمان بردار اور رجوع لانے والا ہے (اسی کیفیت کے غلبے میں اُونچی آواز سے ذِکْر کیا کرتے ہیں)۔[1]

حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ جب شہید ہوئے تو پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے ان پر بہت شفقت فرمائی، جب جنازہ لے جایا جارہا تھا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، جلد:2، صفحہ:408، حدیث:77۔

وَسَلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے فرما رہے تھے:

اُرْفُقُوْا بِهٖ رَفَقَ اللّٰهُ بِهٖ فَاِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ترجمہ: عبد اللہ پر نرمی کرو! اللہ پاک بھی اس پر نرمی فرمائے گا، بیشک یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبّت رکھنے والے ہیں۔[1]

پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے انہیں قبر میں اُتارا اور 3 مرتبہ یہ دُعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَمْسَيْتُ عَنْهُ رَاضِيًا فَارْضَ عَنْهُ

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں عبد اللہ سے راضی ہوں، تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ بھی اس وقت حاضِر تھے، فرماتے ہیں: یہ دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم (اور ایسی کرم نوازیاں) دیکھ کر میرا دِل مچل رہا تھا، مجھے رشک آرہا تھا کہ کاش! اس قبر میں اُترنے والا میں ہوتا (اور یہ کرم نوازیاں مجھ پر ہورہی ہوتیں)۔[2]

اے عشق ترے صدقے، جلنے سے چھٹے سستے | جو آگ بجھا دے گی، وہ آگ لگائی ہے[3]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے وہ اللہ پاک کا رنگ، پیارا پیارا رنگ...! جب دِل پر چڑھتا ہے تو کیسی کیسی شانوں تک پہنچا دیتا ہے۔

دِل پر اللہ کا رنگ چڑھانے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں بھی توفیق نصیب فرمائے، کاش! ہمیں بھی محبّتِ

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی حفر القبر، صفحہ:250، حدیث:1559۔
2 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، جلد:2، صفحہ:409، حدیث:77۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:193۔

اِلٰہی کا کمال نصیب ہو جائے، کاش! یہ بُوٹی ہمارے دِل میں بھی مشک مچا دے۔ اس کے لیے چند طریقے عرض کرتا ہوں:

(1): پُورے پُورے دِین میں آجائیے!

اس کا پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ ہم پُورے پُورے اِسْلام کے اندر داخل ہو جائیں۔ بعض لوگ بلکہ آج کل تو بہت سارے لوگ ہیں جو اِسْلام کے اندر داخِل نہیں ہوتے بلکہ کنارے پر کھڑے رہتے ہیں، قرآنِ کریم میں اِرْشاد ہوا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ (پارہ:17، سورۂ حج:11)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور کوئی آدمی وہ ہے جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر ہو کر کرتا ہے۔

یعنی کچھ لوگ ہیں، جو مکمل طَور پر دِین کے اندر نہیں آتے، کنارے کھڑے رہتے ہیں۔[1]

۞ رمضان شریف آ گیا تو نمازیں شروع کر لیں، ورنہ بَس گزارا کر لیا ۞ شبِ براءَت وغیرہ بڑی راتیں آ گئیں تو مسجد کا رُخ کر لیا، ورنہ دُنیوی مصروفیات میں لگے رہے ۞ نماز پڑھ لی مگر داڑھی بڑھانے کا ذہن نہ بن سکا ۞ عقیدے تو سارے ٹھیک ہیں مگر مسجد میں آنا، شریعت کی پیروی میں زندگی گزارنے کا ذِہن نہیں بن پاتا ۞ بعضوں کو **مَوْلَوِی** بننے میں شرم جھجک محسوس ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھالی، سُنّت کے مطابق لباس پہن لیا تو لوگ کیا کہیں گے...!!

یہ انداز مت اپنائیے! اللہ پاک نے فرمایا ہے:

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اسلام میں پورے پورے

[1]... تفسیر قرطبی، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:11، جلد:6، جز:12، صفحہ:13 خلاصۃً۔

(پارہ:2، سورۂ بقرہ:208) | داخل ہو جاؤ۔

پُورے کے پُورے اسلام میں داخِل ہو جائیں، کلمہ پڑھ جو لیا ہے، اِیْمان قبول جو کر لیا ہے تو اب شرم جھجک کیسی...!! اب بَس لباس بھی سُنّت کے مطابق ہو، حُلْیہ بھی سُنّت کے مطابق ہو، چال چلن بھی سُنّت کے مطابق ہو، بَس اب ہم پُورے کے پُورے اسلام میں داخِل ہو جائیں۔ جب پُورے کے پُورے داخِل ہوں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اِیْمان و تقویٰ کا رنگ بھی دِل پر چڑھ جائے گا۔

کامِل مؤمن کے کچھ اچھے اَخْلاق

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندہ اس وقت تک کامِل مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔[1]

کتنا آسان نُسخہ ہے۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں، وہی دوسروں کے لیے پسند کرنا شروع کر دیجیے! مثلاً: ❁ سب میری عزّت کریں، یہ پسند ہے، سب کی عزّت کرنا شروع کر دیجیے! ❁ کوئی مجھے دھوکا نہ دے، یہ اپنے لیے پسند ہے، کسی کو دھوکا مت دیجیے! ❁ کوئی مجھے تکلیف نہ پہنچائے، اپنے لیے پسند ہے، کسی کو تکلیف مت پہنچائیے! غرض ہر وہ بات جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں، دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کرنا شروع کر دیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اِیْمان پکّا ہو جائے گا۔

❁ **ایک حدیث شریف میں فرمایا:** اس کا ایمان (کامِل) نہیں، جو امانت دار نہیں ہے۔[2]

---

1 ...بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، صفحہ:74، حدیث:13۔

2 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الایمان، ما قالوا فی صفۃ الایمان، جلد:7، صفحہ:211، حدیث:2۔

پتا چلا؛ آدمی امانت دار ہو جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ایمان کامِل ہو جائے گا ❁ حدیث شریف میں فرمایا: اس کا کوئی دِین نہیں، جو وعدے کا پابند نہیں ہے۔[1] لہٰذا وعدوں کی پابندی شروع کر دیجیے! ایمان پکا ہو جائے گا ❁ ایک روایت میں فرمایا: دھوکا دینا مؤمن کے اَخلاق میں نہیں ہے۔[2] ❁ ایک روایت میں ہے: مؤمن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش (یعنی بیہودہ) باتیں کرنے والا نہیں ہوتا۔[3] ❁ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم ہے: جس کے شَر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو، (وہ کامِل) مؤمن نہیں۔[4]

یہ سارے وہ اَخلاق ہیں، وہ اَعمال ہیں، ہم اپنالیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمارا اِیمان کامِل اور مضبوط ہو جائے گا اور اِیمان کا رنگ دِل پر چڑھ جائے گا۔

محبّتِ اِلٰہی بڑھانے کے 9 نسخے

والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: 9 چیزیں ہیں، جو محبتِ اِلٰہی حاصِل کرنے میں مددگار ہیں: (1): ہمیشہ باوُضو رہنا کہ اس سے دِل روشن ہوتا ہے (2): خَلْوَت (یعنی گوشہ نشینی، تنہائی) کہ اِس کی مدد سے بندہ دُنیوی مشغولیات سے فارِغ ہوتا ہے، اس سے سوچیں منتشر نہیں ہوتیں، یکسوئی کے ساتھ اللہ پاک کو یاد کرنے اور دِل و دماغ کے ساتھ اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ ہونے کا موقع ملتا ہے (3): سُکُوت یعنی خاموشی کہ خاموشی سے عقل روشن ہوتی، سمجھنے کی اور یاد رکھنے کی قوّت مضبوط ہوتی ہے (4): بھوک (یعنی کم کھانا)

1 ... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الایمان، جلد: 7، صفحہ: 223، حدیث: 50۔
2 ... مکارم الاخلاق للخرائطی، جلد: 1، صفحہ: 324، حدیث: 176۔
3 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، صفحہ: 481، حدیث: 1977۔
4 ... بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یامن جارہ... الخ، صفحہ: 1500، حدیث: 6016۔

(5): بیداری (یعنی کم سونا) (6): دِل کو فضول فکروں اور خیالات سے پاک رکھنا (7): ہر حال میں رضائے اِلٰہی پر راضی رہنا (8): شرعی اُصولوں کے مطابق اللہ پاک کی نعمتوں، اس کی قدرتوں وغیرہ میں غور کرنا (9): ہمیشہ اللہ پاک کے ذِکر میں مَصرُوف رہنا۔[1]

یہ 9 کام جو بندہ پابندی اور استقامت سے کرے، اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید ہے کہ اسے اللہ پاک کی محبت نصیب ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم!

الفت کی بھیک دے دو، دیتا ہوں واسطہ میں | صدیق کا عمر کا، عثمان کا علی کا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کلمہ اینڈ دُعا ایپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام: **کلمہ اور دُعا (Kalma&Dua)** جاری کی ہے۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے بہت آسان انداز سے بچوں کی تربیت کی جاسکتی ہے ❁ اس ایپلی کیشن میں بچوں کے لیے 6 کلمے آڈیو کی صورت میں حروف کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ ❁ روزمرہ کی 16 مختلف دُعائیں مثلاً: پانی پینے کی دُعا ❁ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا ❁ دودھ پینے کی دُعا ❁ سوتے وقت کی دُعا وغیرہ حروف کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ اور مختلف موضوعات پر سنّتیں اور آداب وغیرہ شامِل ہیں۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کرکے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...انوارِ جمالِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وسَلَّم، صفحہ: 417-418 مُلخصًا۔
2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 178۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: جمعہ کی اذانِ ثانی میں خاموش رہنا اولیٰ ہے۔

وضاحت: جمعہ کے دِن جب عربی والا خطبہ پڑھا جاتا ہے، یہ خطبہ خاموشی سے سُننا واجب ہے، اسی طرح جو خطبے سے پہلے اذان ہوتی ہے (جسے جمعہ کی اذانِ ثانی کہا جاتا ہے)، یہ اذان بھی توَجُّہ کے ساتھ خاموش رہ کر سُننی چاہیے، اس وقت عموماً لوگ کشمکش میں رہتے ہیں، کچھ لوگ اس اذان کا جواب دے رہے ہوتے ہیں، کچھ نہیں دیتے، کچھ لوگ دورانِ اذان انگوٹھے چومتے ہیں، کچھ نہیں چومتے، دُرُست شرعی مسئلہ کیا ہے؟ سُن لیجیے!

❁ خطیب صاحِب جنہوں نے عربی والا خطبہ پڑھنا ہے، اُن کے لئے اِس اذان کا جواب دینا اور انگوٹھے چومنا جائز ہے ❁ باقی لوگوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ نہ تو زبان سے اذان کا جواب دیں، نہ انگوٹھے چومیں۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا رَزَّاقُ (اے بہت رِزْق دینے والے!)

جو کوئی نمازِ فجر کے فرض وسنّت کے درمیان 41 دن تک روزانہ اللہ پاک کا پیارا نام

---

1 ...دار الافتاء اہلسنت، فتوی نمبر:Web-1656۔

یَا رَزَّاقُ 550 بار پڑھے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دولت مند ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد